www.KitaboSunnat.com



مقالات

تالیف: فضیلۃ الشیخ عبداللہ الخضری حفظہ اللہ تعالیٰ
ترجمہ مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

قسط (۹) آخری

# آدابِ دُعاء

ظاہر ہے کہ کوئی امور دنیا میں ان فطری قوانین کے مطابق سرانجام پاتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں ــــ جبکہ ہر داعی کی ہر دعاء قبول و منظور ہو جانے سے ان فطری قوانین میں خلل واقع ہوتا ہے۔ مثلاً ہر آدمی مال و دولت چاہتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ ہر آدمی کی اس تمنا و خواہش کو پورا کر دیں تو انسان ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے لگیں اور زندگی تباہ ہو جائے ــــ دنیا میں غنی و فقیر، خادم و مخدوم، حاکم و محکوم کا امتیاز ختم ہو کر رہ جائے اور اس طرح انسانی مصالح ناپید ہو کر رہ جائیں۔ حالانکہ یہ چیز دنیوی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقررہ طریق کے خلاف بھی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ" (الشوریٰ: ۲۷)

"اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو فراخ رزق عطا فرما دے، تو لوگ زمین پر بغاوت و سرکشی کرنے لگیں۔ لیکن وہ جتنا چاہے ایک حساب سے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کے بارہ میں باخبر اور ان پر نگاہ رکھنے والا ہے۔"

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ ( الزخرف : ۳۲)

"ہم نے ان میں ان کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ ایک، دوسرے سے خدمت لے!"

۳۔ دعاء کے فوراً قبول نہ ہونے کا آخری احتمال یہ بھی ہے کہ دعاء کی قبولیت کی جو شرائط ہیں وہ معدوم ہوں۔ وہ شرائط یہ ہیں :

(۱) اخلاص (۲) جلدی نہ کرنا (۳) نیکی کی دعاء کرنا (۴) حضورِ قلب (۵) حلال خوری

# دعاء کی عدمِ قبولیت کی حکمت

اِس بارے میں امام ابن الجوزیؒ اپنے آپ سے خطاب کرتے ہوئے اپنے نفس کو سرزنش کرتے ہوئے کیا خوب کہتے ہیں :

"میں مصائب میں گھر چکا ہوں۔ دعائیں بہت کیں۔ کشادگی، خوشی و آرام طلب کیا لیکن دعاء کی قبولیت متاخر ہوتی چلی گئی۔ میرا دل بہت زیادہ پریشان ہُوا۔

تو میں نے اسے زور دے کر کہا، تجھ پر بڑا افسوس ہے۔ ذرا سوچ تو سہی تو مملوک ہے یا مالک؟ تو خود تدبیر کرتا ہے یا تجھ پر کوئی اور مدبّر ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ دنیا آزمائشوں اور امتحانوں کی آماجگاہ ہے؟ جب تو اپنی مطلوبہ چیزیں ہی طلب کرے اور اپنی مرضی کے خلاف کچھ برداشت نہ کرے تو یہ آزمائش اور امتحان تو نہ رہا۔ مقاصد کا پورا نہ ہونا ہی تو آزمائش ہے۔ ذرا تکلیف و پابندی کے معنی پر غور تو کر، جو باتیں تجھے مشکل اور بھاری نظر آ رہی ہیں، پابندی کا مفہوم سمجھنے سے وہ سب ہلکی اور آسان ہو جائیں گی ——— میں تجھے جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر تدبر کرے تو تجھے کچھ سکون مل جائے گا!

پھر میں نے اپنے دل سے کہا، میرے پاس ایک دوسرا جواب بھی ہے۔ وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے اپنی مطلوبہ خواہشوں اور تمناؤں کا تقاضا کرتا ہے لیکن جو تجھ پر ذمہ داریاں ہیں، ان کی پروا نہیں کرتا۔ یہ تو عین جہالت ہے! حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا۔ تو مملوک (غلام) ہے۔ اور عقلمند غلام اپنے مالک کے حقوق کی ادائیگی خوب کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مالک اس کی خواہشات کو پورا کرنے کا پابند نہیں ہے۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں نے دل سے مخاطب ہو کر پھر کہا کہ میرے پاس ایک تیسرا جواب بھی ہے۔ تُو نے دعاء کی قبولیت کی تاخیر کو بہت زیادہ محسوس کیا ہے، حالانکہ تُو نے گناہ کر کر کے خود دعاء کی قبولیت کے راستے مسدود کر دیئے ہیں۔ اگر تُو ان بند راستوں کو کھول دے تو دعاء جلد قبول ہو جائے گی۔

شاید تجھے نہیں معلوم کہ آرام و راحت کا اصل سبب تقویٰ ہوتا ہے۔ کیا تُو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سُنا:

"وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۙ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" (الطلاق: ۲-۳)

"جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے (پریشانیوں) سے خلاصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو"

نیز فرمایا:

"وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا" (الطلاق: ۴)

"اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا"

کیا تجھے یہ بات ابھی سمجھ میں نہیں آئی کہ اوپے کا بدلہ ہوتا ہے اور خوابِ غفلت میں مدہوش ہونا، تمناؤں کی کھیتی میں پہنچنے کی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے ــــ یہ باتیں سن کر دل مطمئن ہو گیا۔ میں نے دل سے مخاطب ہو کر پھر کہا کہ میرے پاس چوتھا جواب بھی ہے، وہ یہ کہ تو ایسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے جس کے انجام سے تُو بے خبر ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں تیرا نقصان ہو ــــــ تیری مثال اس بیمار بچے کی ہے، جسے بخار ہو اور میٹھی چیز طلب کرے۔ تیرے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہی تیری مصلحتوں کو بہتر جانتا ہے ــــ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ" (البقرة: ۲۱۶)

جب یہ باتیں دل کو سمجھ میں آگئیں تو اسے خوب اطمینان ہو گیا۔ تاہم میں نے ایک بار پھر دل کو خطاب کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک پانچواں جواب بھی ہے۔ وہ



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ کہ تجھے تیرے اس مقصود و مطلوب کے ملنے سے تیرے ثواب اور درجات میں کمی آجائے گی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا یہ چیز تجھے نہ دینا بھی اس کا فضل ہے۔ اگر تو ایسی چیز کی دعاء کرے، جو اخروی لحاظ سے تیرے لیے مفید ہو تو یہ زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ اے دل میں نے تجھے جو کچھ کہا ہے، اسے خوب سمجھ لے! —— تو دل نے میری باتیں سُن کر کہا، تُو نے جو تفصیل بیان کی مجھے خوب سمجھ میں آگئی ہے۔"

(صید الخاطر ۲/۲۹۱)

# دعاء کی بدعات

یہ دُعاء سے متعلق چند وہ بدعات ہیں، جن کی تائید میں کتاب و سنت میں کوئی قوی دلیل موجود نہیں۔ احکامِ اسلام کو ملاوٹ سے محفوظ رکھنے کے جذبہ کے پیشِ نظر ہم ان کی نشاندھی کرتے ہیں، تاکہ جو لوگ ان بدعات میں بالفعل واقع ہو چکے ہیں، یا واقع ہونے کے قریب ہیں، ان سے احتراز کریں۔

## ۱۔ دُعاء کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا:

چونکہ اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ کچھ بھی ثابت نہیں، لہٰذا یہ بدعت ہے۔ اس بارہ میں محقق علماء کرام کی تحقیق ملاحظہ ہو:

سنن ابی داؤد میں ایک حدیث "فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ" (رقم الحدیث: ۱۴۸۵) مندرجہ ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

"عَبْدُ اللهِ بْنُ يَعْقُوبَ بْنَ إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ"

اس حدیث کے بعد امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں:

"رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ هٰذَا الطَّرِيْقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيْفٌ أَيْضًا"

کہ "یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ اور وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ صرف یہی ایک سند باقی سندوں سے بہتر اور اچھی ہے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔"

اس حدیث پر امام البانی یوں تعلیق فرماتے ہیں:

"اس حدیث کے ضعف کا سبب وہ مبہم راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔ ابن ماجہ وغیرہ محدثین نے اس کا نام صالح بن حسان ذکر کیا ہے۔ (اس کی تفصیل میں مشکوٰۃ المصابیح کے حاشیہ پر دے چکا ہوں) یہ بھی بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ یہ زیادتی منکر ہے۔ ابھی تک مجھے اس کی تائید میں کوئی شاہد نہیں ملا۔ شاید اسی لیے العز بن عبدالسلام نے لکھا ہے کہ دُعاء کے بعد جاہل کے سوا کوئی آدمی چہرہ پر ہاتھ نہیں پھیرے گا۔ اور اس پر علامہ مناوی کا اعتراض درست نہیں، کیونکہ یہ زیادتی محض ضعیف ہی ہوتی تب بھی اس پر عمل جائز نہ ہوتا۔ کیونکہ اس میں ایک شرعی حکم بیان ہوا ہے۔ اور شرعی احکام ضعیف احادیث سے ثابت نہیں ہوتے۔ اب جبکہ یہ بہت ہی زیادہ ضعیف روایت ہے، تو اس سے یہ مسئلہ کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے۔"[1]

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ۲/۱۴۶)

---

[1] دعاء کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا (تعلیق از مترجم):

دعاء کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اسلاف سے ثابت ہے۔ اس لیے اسے بدعت کہنا درست نہیں۔ الادب المفرد میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موقوفاً باسنادِ صحیح نقل فرمایا ہے:

"عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَدْعُوَانِ یُدِیْرَانِ بِالرَّاحَتَیْنِ عَلَی الْوَجْهِ"

(الادب المفرد ص۱۵۹ نمبر ۶۰۹، باب رفع الایدی فی الدعاء)

"ابونعیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ اور ابن الزبیرؓ کو دیکھا، وہ دونوں دعاء کے وقت ہتھیلیوں کو چہرہ پر پھیرتے تھے۔"

مولانا ارشاد الحق اثری فرماتے ہیں کہ:

"اس مسئلہ کے بارہ میں امام طبرانی نے یزید بن سعید الکندی کی روایت سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اس کے بارہ میں شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ اپنی کتاب الامالی (مخطوطہ)

(بقیہ [illegible])



www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲- انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا :

یہ بھی ایک بدعت ہے۔ خیر الدین وائلی کہتے ہیں کہ مشہور صوفی ابوالعباس بن ابی بکر الرداد الیمانی اپنی کتاب "موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ" میں مجہول راویوں کی منقطع سند کے ساتھ خضر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اذان سے اور "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" سن کر یوں کہے :

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

میں رقمطراز ہیں: اس کی سند میں ایک راوی ابنِ لہیعہ ضعیف ہے اور اس کا استاذ غیر معروف، لیکن اس حدیث کے مؤید شاہد موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کی کچھ نہ کچھ بنیاد ہے۔ نیز حضرت حسن بصریؒ سے بھی باسنادِ حسن اس کی تائید مروی ہے۔ اس کلام سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو اس عمل کو بدعت قرار دیتے ہیں۔" (دیکھیے العلل ۲/۳۵۷)

اسی طرح بلوغ المرام میں حضرت حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ دعاء کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنے کی احادیث کے بارہ میں فرماتے ہیں :

" وَمَجْمُوْعُهَا يَقْتَضِيْ بِاَنَّهٗ حَسَنٌ ."

کہ "ان احادیث کو جمع کرنے سے یہ حدیث حسن بن جاتی ہے۔"

(بلوغ المرام حدیث نمبر ۱۴۶۳)

اسی طرح اس حدیث کی شرح میں علامہ امیر صنعانیؒ لکھتے ہیں :

"فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَشْرُوْعِيَّةِ مَسْحِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الدُّعَاءِ." (سبل السلام ۴/۱۶۳۰)

کہ "اس حدیث سے دعاء کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ مندرجہ بالا گزارشات سے ثابت ہوا، اس بارہ میں بہت سی ضعیف احادیث مروی ہیں۔ تاہم چونکہ یہ عمل صحابہ کرامؓ سے بھی صحیح سندوں کے ساتھ ثابت ہے، لہٰذا اسے بدعت کہنا درست نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسنون نہیں۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



" مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔

اس کے بعد ایک اور حدیث بھی پیش کی ہے۔

ان دونوں حدیثوں کو ذکر کرنے کے بعد امام سخاویؒ اپنی کتاب "المقاصد الحسنہ" کے صفحہ ۴۳۸ پر رقم طراز ہیں:

" وَلَا يَصِحُّ فِي الْمَرْفُوْعِ مِنْ كُلِّ هٰذَا شَيْءٌ "

کہ "اس بارہ میں کوئی مرفوع حدیث صحیح ثابت نہیں"

خیر الدین وائلی لکھتے ہیں کہ عام مسلمان جو اذان سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں، اس کی دلیل یہی حدیث ہے ——— اور چونکہ یہ حدیث صحیح نہیں، لہٰذا اس کا اعتماد اور موقف شدید کمزور ہے۔ (المسجد فی الاسلام ص ۲۰۶)

## ۳- اجتماعی دعاء:

لوگ کسی وباء سے حفاظت اور کسی اجتماعی پریشانی اور مصیبت کے ازالہ کی دعاء کی خاطر مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر دعاء کرتے ہیں۔ چونکہ یہ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں، لہٰذا یہ عمل ان بدعات میں سے ایک ہے، جن کی شرع میں کوئی بنیاد نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ صحابہؓ اور ان کے اکابر کثرت سے موجود تھے۔ لیکن ان میں سے کسی سے بھی ایسا کرنا نہ تو منقول ہے اور نہ ہی کسی نے اس کا حکم دیا۔ (ایضاً ص ۲۹۲)

## ۴- دعاء کے وقت ہاتھ سینے سے لگانا:

حدیث میں، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعاء کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ سینے سے ہاتھ ملانا خلافِ سنت ہے۔

## ۵- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بطورِ وسیلہ پیش کرنا:

اس بارہ میں لوگوں کی دلیل ایک حدیث ہے جس میں ہے:



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَوَسَّلُوْا بِجَاهِيْ فَإِنَّ جَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ۔"

"تم میرے مقام کا وسیلہ پیش کیا کرو۔ کیونکہ میرا مرتبہ اور مقام اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔"

یہ حدیث باطل ہے، کتبِ حدیث میں اس کی کوئی اصل اور بنیاد نہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب "القاعدة الجليلة" میں فرماتے ہیں:

"بلاریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انبیاءؑ کے مقام سے بڑھ کر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخلوق کا مقام خالق کے ہاں وہ نہیں، جو مخلوق کا مقام مخلوق کی نظر میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی اس کی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کر سکتا۔ اس کے بالمقابل مخلوق مخلوق کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر دیتی ہے۔ اور مطلوبہ چیز کے حصول میں وہ ایک دوسرے کے شریک بھی ہوتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ - الآية" (سبا: ۲۲، ۲۳)

(اے نبیؐ) ان (مشرکین) سے کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو ان کو پکار کر دیکھ لو، وہ نہ تو آسمانوں میں کسی ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں اور نہ زمین ہی میں! زمین و آسمان کی ملکیت میں تو ان کا حصہ تک نہیں۔ اور ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار بھی نہیں۔ اور اللہ کے ہاں کسی کے لیے بھی سفارش مفید نہیں الا وہ شخص کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ سفارش کی اجازت مرحمت فرما دیں۔"

## ۶۔ "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا" دعاء پڑھنا:

نماز کے لیے جب اقامت ہو، اور اقامت کہنے والا جب کلمہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کہے تو سننے والے اس کلمہ کے جواب میں "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا" کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں! کیونکہ اس بارہ میں جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے۔ لہٰذا اس کا ترک



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنا اور اس پر عمل نہ کرنا واجب ہے جبکہ اکثر لوگوں کا اس پر عمل ہے۔

محمد القشیری کہتے ہیں، جس حدیث میں یہ بیان آیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةُ" کہا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا" فرمایا۔

نیز ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

"وَجَعَلَنِیْ مِنْ صَالِحِیْ اَعْمَالِهَا۔ اَوْ۔ اَهْلِهَا۔"

تو اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی السنن میں اور ابن السنی نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے لیکن یہ راوی محدثین کی ایک جماعت کے نزدیک ضعیف اور دوسروں کے نزدیک متروک ہے۔

میزان الاعتدال میں امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"اس کی روایات قابلِ حجت اور قابلِ عمل نہیں۔ البتہ بعض ناقدین نے اسے ثقہ بھی کہا ہے[1]"  (السنن والمبتدعات ص۵۱)

## ۷۔ "حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُهٗ بِحَالِیْ"

### یہ دعویٰ باطل ہے:

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ بندے کے تمام احوال و ضروریات سے خوب واقف ہیں، لہٰذا دعاء اور سوال کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ لوگ دعاء کرنے والے کو الزام دیتے ہیں کہ گویا وہ دعاء کر کے اللہ پر یہ الزام تراشی کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حالات سے باخبر نہیں —— ان لوگوں کی یہ سوچ بہت بڑی گمراہی ہے۔ کیا تمام انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین بھی دعائیں کر کے اللہ رب العزت پر معاذ اللہ الزام و تہمت کے مرتکب ہوتے رہے؟ —— یہ بہت بڑی جسارت ہے!

ان صوفی حضرات کے اس دعویٰ کی سب سے بڑی دلیل وہ بے بنیاد حدیث ہے،

---

[1] "محدث" عنقریب اس حدیث کی مکمل تحقیق جناب غازی عزیر کے قلم سے شائع کر رہا ہے۔ — ان شاء اللہ!



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جیسے یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اسرائیلیات میں سے ہے، اور مرفوع صحیح روایات میں اس کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ اس حدیث کو امام بغوی نے سورۃ الانبیاء کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ اور ضعف کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔

حدیث یوں ہے:

"کعب الاحبار سے روایت ہے، لوگوں نے جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا تو حضرت جبریلؑ تشریف لائے اور فرمایا "ابراہیمؑ، کوئی خدمت ہو تو ارشاد فرمائیں؟" آپؑ نے جواب دیا "آپ کے لائق اس وقت کوئی کام نہیں"۔ جبریلؑ نے کہا" اللہ ہی سے کچھ مانگ لیں"۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

"حَسْبِيْ مِنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهٗ بِحَالِيْ"

"چونکہ میرا رب میرے حالات سے خوب واقف ہے، لہٰذا مجھے سوال کرنے اور دعاء کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ان لوگوں کا رد کرتی اور تا قیامت ان کے منہ کو پتھروں سے بھر رہی ہے:

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

سَلُوا اللّٰهَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الشِّسْعَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ لَّمْ يُيَسِّرْهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ[1]

"ہر چیز یہاں تک کہ تسمہ تک، اللہ ہی سے مانگو۔ کیونکہ یہ بھی اگر اللہ تعالیٰ مہیا نہ فرمائیں تو نہیں مل سکتا!"

## خاتمہ

آخر میں ایک دعاء کر کے ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

---

[1] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ۱/۲۸



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَفْسِيْ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ ،
اِغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ "[1]

"یا اللہ تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں! تو ہی میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ مجھ سے جس حد تک ہو سکا تیرے ساتھ کیے ہوئے وعدوں اور عہد پر قائم رہوں گا۔ میں اپنے اعمال کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے انعامات کے سبب تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ میں اپنے گناہوں کو لے کر تیری طرف آتا ہوں۔ کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا!"

آخر میں آپ کو ایک حدیث دوبارہ یاد دلا کر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے حق میں اس کی غیر موجودگی میں کی گئی دعاء مقبول ہے —— لہٰذا سب مسلمان بھائی میرے لیے دعاء فرمائیں!"

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ!

---

[1] صحیح بخاری ۲/۹۳۴۔ یہ دعاء سید الاستغفار ہے۔ احادیث میں آیا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء دلی یقین کے ساتھ صبح کو پڑھ لے اور شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے، وہ جنتی ہے۔ اسی طرح جو آدمی شام کو یہ دعاء دلی یقین کے ساتھ پڑھ لے اور رات کو صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے، وہ بھی جنتی ہے!

---


# خلافت و جمہوریت

از قلم مولانا عبد الرحمٰن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے!

ضخامت : ۲۸۸ صفحات

مجلد سنہری ڈائیڈ —— قیمت ۲۸ روپے

پتہ: مکتبہ ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور




محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ